تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

تقریر

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

(ال عمران:16)

تُو کہہ دے کہ کیا مَیں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں؟ ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے ربّ کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

میری ہر پیشگوئی خود بنادی
تِری نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دکھادی

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ”سیرت مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم و مغفور“

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد 28 فروری 1913ء کو پیدا ہوئے۔ آپ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی سیّدہ سرور سلطان صاحبہ تھیں۔ آپ کی پیدائش پر اخبار ”الحکم“ (قادیان) نے شمارہ 7 مارچ 1913ء صفحہ 11 پر ”مبارک“ کے زیرِ عنوان ایک روح پرور نوٹ سپردِ اشاعت کیا اور دعا کی:

”اے خدا! اے رب السماء! اس مولود کو نافع الناس اور باپ اور دادا ... کی طرح رحیم اور کریم انسان بنانا۔ والدین کے لئے قرۃ العین ہو دین کا خادم... اے مالک السماء! اس کو متقیوں کے لئے امام بنانا اس کو آسمانی بادشاہت کے تخت پر بٹھانا“

اللہ تعالیٰ نے یہ سب دعائیں اس شان و شوکت سے قبول فرمائیں کہ ایک عالم انگشت بدنداں ہے خصوصاً آپ نے نافع الناس اور بابرکت وجود کی حیثیت سے جو خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ پاکستان کا ایک سنہری باب ہیں۔

سامعین! حضرت اماں جانؓ نے اپنے صاحبزادگان کے بڑے بیٹوں کو گود میں لیا تھا۔ اس طرح آپ حضرت اماں جانؓ کی تربیت میں پروان چڑھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت قادیان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے 1933ء میں انگلستان روانہ ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے پوتے تھے جو بیرون ملک حصول علم کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیرون ملک روانگی کے موقع پر خصوصی نصائح فرمائیں۔ انگلستان میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم پائی اور آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا۔ اس دوران آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی صحبت حاصل رہی۔

26؍دسمبر 1938ء کو مسجد النور قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی بیٹی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کا نکاح آپ کے ساتھ پڑھا۔ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بیٹی تھیں۔ آپ کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی آپ نے مکرم طاہر مصطفیٰ احمد جو مکرم ناصر محمد سیال صاحب اور بی بی امۃ الجمیل صاحبہ کے بیٹے ہیں کو بیٹوں کی طرح پالا اور پروان چڑھایا۔

سامعین! آکسفورڈ سے اعلیٰ تعلیم کے بعد آپ نے سول سروس شروع کی اور پہلی اہم تقرری ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے طور پر ہوئی اور اس عہدہ پر سرگودھا میں بھی متعین رہے۔ مغربی پاکستان میں آپ سیکرٹری فنانس اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری رہے۔ صدر ایوب خان کے دور میں آپ ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن رہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ترقی پہ ترقی عطا فرمائی۔ صدر یحییٰ خان کے زمانہ میں آپ صدر کے اقتصادی مشیر مقرر ہوئے جو وفاقی وزیر کے برابر عہدہ تھا۔ اس حیثیت میں آپ کو ملکی مفادات میں کئی اہم فیصلے اور اقدامات کرنے کا موقع ملا۔ بدقسمتی سے پاکستان کا وہ دور مشرقی پاکستان کے حوالے سے سیاسی، معاشی اور داخلی و خارجی دباؤ کے لحاظ سے ایک پُر آشوب دور بن گیا۔ ان دگرگوں حالات میں صاحبزادہ مظفر احمد صاحب نے دو زبردست کام انجام دیئے۔ ایک بڑے کرنسی نوٹوں کی منسوخی اور دوسرا 1971 - 1972 کا شاندار بجٹ پیش کیا۔ جسے ملک کے دگرگوں سیاسی و معاشی حالات میں ایک کارنامہ قرار دیا گیا۔

15ء ستمبر 1971ء کو CDA کے ملازم محمد اسلم قریشی نے آپ پر اسلام آباد میں قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال داخل کروایا گیا۔ دیگر شخصیات کے علاوہ صدر پاکستان آپ کی خیریت دریافت کرنے گئے۔

1974ء میں آپ ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے۔ ورلڈ بنک کے ڈائریکٹر اور IMF کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری شامل ہوئے اور اس دوران بھی اپنے وطن کے لئے خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔ 1984ء میں ورلڈ بنک سے ریٹائر ہو گئے۔ آپ عالمی شہرت کے حامل ماہر اقتصادیات تھے اور بین الاقوامی اقتصادی اداروں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے لیکن آپ کا اصل اعزاز یہ تھا کہ آپ ایک متقی، دیندار مخلص اور خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے زندگی بھر دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی کشوف ورؤیا میں آپ کا وجود دیکھا اور حضور نے آپ کے نام کے عمدہ معنوں (کامیاب وکامران) کی وجہ سے جماعت کو ظفر ونصر اور سلامتی وترقی کی الٰہی نوید سنائی۔ ایک موقع پر حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 1984ء میں فرمایا۔

"جن دنوں پاکستان کے حالات کی وجہ سے بعض راتیں شدید کرب میں گزریں تو صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے بڑی شوکت کے ساتھ الہاماً فرمایا "السلام علیکم" اور یہ آواز بڑی پیاری، روشن اور کھلی آواز تھی جو مرزا مظفر صاحب کی معلوم ہو رہی تھی یعنی یوں لگ رہا تھا جیسے انہوں نے میرے کمرے کی طرف آتے ہوئے باہر سے ہی السلام علیکم کہنا شروع کر دیا ہے اور داخل ہونے سے پہلے ہی السلام علیکم کہتے ہوئے کمرے میں آ رہے ہیں"

اس رؤیا کی تعبیر کے بارہ میں حضورؒ نے فرمایا۔

"مجھے پتہ چلا کہ یہ تو خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے اور اس میں نہ صرف یہ کہ السلام علیکم کا وعدہ دیا گیا ہے بلکہ ظفر کا وعدہ بھی ساتھ عطا فرما دیا ہے کیونکہ مظفر کی آواز میں السلام علیکم پہنچانا یہ ایک بہت بڑی اور دوہری خوشخبری ہے"

(روزنامہ الفضل 26 جولائی 2002ء)

سامعین! آپ کو پاکستان سے بہت محبت تھی۔ پاکستان میں 1974ء میں جماعت کے خلاف چلنے والی تحریک اور جماعت کو نقصان پہنچانے کے زمانے میں آپ کی سیرت کا ایک پہلو نمایاں طور پر یہ سامنے آیا کہ آپ پاکستان سے محبت اور عقیدت رکھتے تھے اس وجہ سے آپ نے آخر وقت تک اپنی پاکستانی قومیت ختم نہیں کی تھی لہٰذا آپ احتجاجی خطوط یا میمورنڈم میں کوئی ایسا فقرہ برداشت نہ کرتے جس سے پاکستان کے وقار یا ساکھ پر کوئی زد پڑتی ہو اور پاکستان کے خلاف کوئی بات لکھنے سے روک دیتے تھے۔

1972ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھٹو دور میں ورلڈ بینک کے ساتھ بحیثیت ایگزیکٹو ڈائریکٹر وابستہ ہو کر امریکہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ IMF انٹرنیشنل مالیاتی فنڈ سے منسلک ہو گئے اور 1984ء میں ریٹائر ہو کر امریکہ میں ہی رہائش اختیار کر لی۔

سامعین کرام! آپ کی خدمات دینیہ کا ایک اہم سلسلہ 1989ء میں شروع ہوا جب آپ کو حضورؒ نے جماعت احمدیہ امریکہ کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ اس منصب جلیلہ پر تادم آخر فائز رہے۔ آپ کے دورِ امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مختلف میدانوں میں ترقی اور کامیابی کے کئی سنگِ میل طے کئے۔ آپ بطور امیر جماعت احمدیہ امریکہ جماعتی کاموں کے لئے گویا وقف ہو کر رہ گئے۔ نوجوانی سے ہی تہجد کے لئے بہت التزام فرماتے تھے۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر ہر قسم کے اخبار کا مطالعہ کرتے اور احباب جماعت سے بعض معاملات پر گفتگو بھی فرماتے۔ ناشتہ کرنے کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر دوپہر ایک بجے تک گھر میں ہی قائم اپنے دفتر میں بیٹھ کر کام کرتے۔ دفتر میں تشریف لانے سے پہلے روزانہ باقاعدہ تیار ہو کر پینٹ، شرٹ، ٹائی اور کوٹ زیب تن کرتے۔ دفتر میں باقاعدگی سے بیٹھتے۔ اپنے دفتر یا گھر کا فون خود سنتے جماعتی کاموں میں انہماک کی وجہ سے دفتر میں بلاوجہ کسی کا خلل برداشت نہ کرتے۔ ہر کام کی بروقت تکمیل اور اس کو سرانجام دینے میں احتیاط کی عادت آپ نے اپنے

والد گرامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سے حاصل کی تھی۔ اپنی تقریر، میٹنگ یا کسی بھی تقریب میں کوئی نہ کوئی مزاح والی بات کرتے جس سے ماحول میں شگفتگی پیدا ہو جاتی۔ بہت سنجیدہ ماحول دیکھ کر ضرور مزاح فرماتے۔ جچی تلی اور مناسب بات کرتے۔ دوسرے کی بات خاموشی سے اور مکمل سنتے اور بعض اوقات اسی وقت تبصرہ نہ فرماتے بلکہ چند لفظوں میں جواب دے دیتے۔ کسی بھی معاملہ پر کوئی بحث نہ فرماتے اور نہ ہی تکرار کرتے۔

آپ کی ڈاک میں خواہ کسی قسم کا بھی خط آتا اسے خود غور سے پڑھتے۔ جواب کے لئے اس پر اشارے تحریر فرمادیتے یا اس کا زبانی جواب لکھوادیتے۔ خط کا جواب ہمیشہ انگریزی میں دیتے۔ خط پر دستخط کرنے سے پہلے ایک ایک لفظ پڑھتے اور پھر دستخط ثبت فرماتے۔ ڈاک پر وصولی کی مہر لگانے کے لئے ضرور کہتے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی امارت سنبھالنے کے بعد آپ نے دن رات کی محنت سے اِسے مزید مستحکم کیا، آپ کے بے شمار اہم کاموں میں سے امریکہ کی مرکزی مسجد بیت الرحمن کی تعمیر ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 14، اکتوبر 1994ء کو فرمایا، امریکہ کے مالی نظام کی مضبوطی اور مختلف ریاستوں میں مساجد کی تعمیر سر فہرست ہیں۔ آپ نے امریکہ کی امارت کا سٹرکچر مضبوط کرنے کے لئے بہت کام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں 50 جماعتیں قائم ہیں آپ کے دور امارت میں ہر سال ایک یا دو جماعتوں کا اضافہ ہوتا رہا۔ اس دوران آپ نے اپنی جملہ ذمہ داریوں کا خوب حق ادا کیا اور ہمیشہ سوچ سمجھ کر اور صحیح فیصلہ کیا۔ ہر شعبہ کو خود گہرائی سے سٹڈی کرتے، جماعتوں کی طرف سے آنے والی رپورٹوں پر تبصرہ اور ہدایات فرماتے کہ کام مکمل اور صحیح ہونا چاہئے بیشک آرام سے ہو۔ آپ کو یہ بات پسند تھی کہ جس کے سپرد کام کیا جائے وہی اس کو سرانجام دے۔ بغیر اجازت کوئی کسی اور کا کام نہیں کر سکتا تھا۔

آپ کے دورِ امارت میں جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے تعاون سے MTA ارتھ اسٹیشن کا قیام مسجد بیت الرحمان کے ساتھ ہوا۔ جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 14، اکتوبر 1994ء کو فرمایا۔ ارتھ اسٹیشن سے MTA کی نشریات مختلف ممالک تک پہنچائی جاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کی انٹرنیٹ پر ویب سائٹ www.alislam.org امریکہ سے قائم ہوئی اور حضورؒ کا خطبہ، MTA پروگرام، جماعتی تعارف اور دیگر بہت سی دینی معلومات اس کے ذریعہ جاری ہوئیں۔ 1996ء میں امریکہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو کا قیام ہوا۔ آپ ہی کے دَور میں جلسہ سالانہ امریکہ کی کارروائی براہ راست MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر ہونی شروع ہوئی۔

آپ کے دورِ امارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے امریکہ کے متعدد دورے فرمائے۔ چنانچہ حضورؒ 1989ء، 1994ء، 1997ء اور 1998ء میں امریکہ تشریف لائے۔

سامعین! آپ کے دور میں دعوت الی اللہ کے کاموں میں پہلے کی نسبت کافی بہتری آئی۔ آپ کو ہر وقت یہی فکر دامنگیر رہتی کہ اس شعبہ میں بھی حضورؒ کی خواہشات کے مطابق عمل پیرا ہوا جائے۔ نواحمدیوں میں زیادہ تر افریقی امریکن افراد تھے۔ ان سے آپ کو بہت پیار تھا۔ بلکہ ان سے ذاتی تعلق تھا۔ آپ ان کی اکثر امداد فرمایا کرتے تھے۔ یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی امداد میں کوئی کسر نہ چھوڑتے، آخری وقت تک دعوت الی اللہ کے بارے میں سوچتے رہتے۔ ایک مربی صاحب آپ کی وفات سے کچھ دیر پہلے آپ کو ہسپتال ملنے کے لئے گئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کتنی بیعتیں کرائی ہیں۔ مربیان کی میٹنگ میں بعض اوقات تفصیل سے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلاتے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کا شعبہ مال آپ نے خاص طور پر فعال بنایا۔ آپ کے دور میں ہونے والی پہلی مجلس شوریٰ میں آپ نے امریکہ کی جماعتوں کو پہلی مالی تحریک یہ کی کہ امریکہ کا بجٹ 3 سال میں دوگنا ہونا چاہئے۔ آپ کی بہت خواہش تھی کہ جماعتہائے احمدیہ امریکہ تمام چندوں کی ادائیگی میں دنیا میں پہلے نمبر پر آئے۔ آپ کی نگرانی اور مسلسل یاددہانی سے خدا تعالیٰ کے فضل سے 3 سال میں امریکہ نے اپنا ٹارگٹ پورا کر لیا۔ آپ شعبہ مال کی ایک ایک رپورٹ کا خود جائزہ لیتے۔ اگر خوشکن رپورٹ ہوتی تو خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ ہر ماہ باقاعدگی سے تمام جماعتوں کو شعبہ مال میں ان کی کارکردگی کا جائزہ ارسال کیا جاتا، جو جماعت اس شعبہ میں پیچھے ہوتی اسے لکھتے کہ جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہر شعبہ میں جماعت کو آگاہ رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ طوعی چندوں میں امریکہ صف اول کا ملک بن گیا اور آپ کے دورِ امارت میں تحریک جدید اور وقف جدید میں امریکہ اوّلین ممالک میں شامل ہو گیا۔

آپ کے دَورِ امارت میں جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر پہلی مرتبہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا آغاز ہوا۔ لنگر خانہ جاری ہونے سے جلسہ سالانہ کے اخراجات میں نمایاں کمی واقع ہوگئی۔ پہلے فی کس یومیہ خرچ 15 سے 20 ڈالر تک اٹھتا تھا، لنگر خانہ کے بابرکت اجراء سے فی کس یومیہ خرچ 3 ڈالر سے بھی کم ہو گیا اور کھانے کا معیار بھی بلند ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کی تکمیل آپ کا تاریخی کارنامہ ہے۔

آپ کی کوششوں اور خواہش کے مطابق امریکہ کے شہر زائن میں ”زائن کانفرنس“ کا انعقاد ہوا۔ آپ چاہتے تھے کہ زائن سٹی امریکہ میں پہلا احمدی شہر بن جائے۔ زائن شہر نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کی اولاد اس شہر میں پہلی بار پہنچی اور جماعت کا پرچم بلند کیا۔

سامعین! آپ غیروں سے بھی محبت وشفقت کا سلوک فرماتے۔ جس شخص نے بھی آپ کو امداد کے لئے لکھا آپ نے اس کی مدد فرمائی۔ اپنے رفقاء اور کارکنان کے ساتھ بہت حسن سلوک فرماتے تاہم نظام کے تحت اگر کسی سے غلطی سرزد ہوتی تو مناسب رنگ میں اصلاح فرماتے۔ خادمان احمدیت اور مربیان سلسلہ سے بہت شفقت فرماتے تھے۔ اگر کسی کی شکایت آپ تک پہنچتی تو اس پر عمل درآمد بڑی حکمت اور عقل وفراست سے کرتے۔ آپ کے دور میں متعدد تعلیمی وظائف مقرر تھے۔ آپ کی زندگی بہت سادہ تھی۔ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود آپ میں تکلف اور دکھاوانام کی چیز نہ تھی۔ گھر میں سادگی جھلکتی نظر آتی۔ ہمیشہ دوسروں کے گھر ملاقات کے لئے خود تشریف لے جاتے اور ان کی ہر لحاظ سے دلداری فرماتے۔ آپ کی ذات میں وقار اور رعب بھی تھا اور عاجزی بھی تھی۔

سامعین! حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت سے وابستگی، لگاؤ اور اطاعت امام عروج پر تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے باوجود عمر میں بڑے ہونے کے بہت ادب اور احترام کرتے تھے، حضور کے ہر ارشاد پر من وعن عمل پیرا ہوتے، خلافت کی ہر لحاظ سے تابعداری میں رہتے ہوئے کام کرتے۔ آپ براہ راست حضور کو بہت کم امور ارسال کرتے بلکہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ذریعے حضور تک بات پہنچاتے۔

آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ جس میں اخبارات ورسائل اور مختلف موضوعات پر کتب شامل تھیں۔ آپ کم وقت میں گہرائی سے مطالعہ کرنے میں ماہر تھے۔ کتاب یا رسالے کا نہ صرف مطالعہ کرتے بلکہ غلطیوں کی نشاندہی بھی فرماتے۔ جماعتی کاموں کے سلسلہ میں کوئی بات بتانی ہوتی تو پہلے اسے ضبط تحریر میں لاتے۔ آپ کا حافظہ بہت تیز اور کمال کا تھا۔ ایک ایک بات یاد رکھتے۔ آپ کی انگریزی بہت شستہ اور اعلیٰ پائے کی تھی۔ بعض اوقات مشکل لفظ کہہ جاتے جو بظاہر غیر ضروری معلوم ہوتا تھا لیکن کچھ ہی دیر میں سننے والے کو احساس ہوتا کہ اس سے زیادہ مناسب لفظ اس صورتحال میں بولا ہی نہیں جاسکتا۔

ایفروامریکن دوستوں سے پیار اور محبت اور ان کی دلداری اور مالی معاونت میں خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ فرماتے کہ ایفروامریکن دوستوں کو جماعتی کاموں میں آگے آنا چاہئے۔ مجلس عاملہ میں بھی ایفروامریکن دوستوں کو خود نامزد کر کے حضور سے ان کی اجازت لیتے تھے تا کہ وہ جماعتی کاموں میں شامل رہ کر تجربہ حاصل کریں۔ محبت کے ساتھ عاملہ میں ان کی باتیں اور تجاویز سنتے اور ہر ممکن ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

آپ ہر میٹنگ میں اور ہر مجلس میں یہ بات بڑی وضاحت سے فرماتے کہ جماعتی چندہ جات اور رقوم امانت ہیں ان کو اپنی ذاتی رقم کی نسبت زیادہ احتیاط سے خرچ کرنا چاہئے اور پھر مثالیں بھی دیتے۔ مجلس عاملہ میں نمائندگان کو مشن ہاؤسز اور مساجد میں پانی، بجلی اور گیس وغیرہ کے خرچ میں بھی کفایت شعاری کی بہت تلقین فرماتے۔ آپ خود بھی جماعتی فنڈ خرچ کرنے میں بہت محتاط تھے۔ آپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے کہ ہمیں جماعت کی رقم اپنی رقم سے بھی زیادہ احتیاط کے ساتھ خرچ کرنی چاہئے۔ لیکن غریب اور نادار لوگوں کی مدد کرنے کے لئے بھی آپ تیار رہتے تھے۔ دو موقعوں پر آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا تھا۔ ایک وہ جب سالانہ بجٹ تیار ہو کر آپ کے پاس آتا اور دوسرے جب سال کے اختتام پر بجٹ دیکھتے۔ جماعت کی مالی وسعت سے آپ کو ہمیشہ خوشی ہوتی تھی۔

سامعین! حضرت مرزا مظفر احمد صاحب، ایم ایم احمد کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ آپ کا یہ مخفف نام خوب مشہور ہوا۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار رہ کر مظفر ومنصور زندگی گزار کر 89 برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ امریکی وقت کے مطابق 22 جولائی 2002ء کو رات ساڑھے گیارہ بجے ہسپتال میں آپ کی وفات ہوئی۔ جمعۃ المبارک مورخہ 26 جولائی بعد نماز مغرب وعشاء آپ کی نماز جنازہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے پڑھائی۔ جس میں 2 ہزار سے زائد احباب کو شمولیت کی توفیق ملی۔ اگلے دن آپ کا جنازہ بذریعہ PIA پاکستان لے جایا گیا۔ 30 جولائی 2002ء صبح 10 بجے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) جو کہ اُس وقت ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے نے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو، آپ کی والدہ حضرت سیدہ سرور سلطان جہاں صاحبہ کے قدموں میں (ایک رَو نیچے) اور حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(کمپوزڈبائی:عائشہ چوہدری۔جرمنی)

✪✪✪✪